

ماحولیاتی آلودگی کا تدارک اور اسلامی تعلیمات

ڈاکٹر عبدالرحمن* ڈاکٹر ظفر حسین**

Abstract

Islamic Teachings and Prevention of Environmental Pollution

Islam is a religion of nature. Islam guides humanity in their natural human needs and goals for peaceful and comfortable life in a society. Environment is one of these basic needs which provides base for the preservation of living things. The undue interference and over exploitation of natural resources (forests, water and aer) are causes of environmental pollution. The root cause of this is ignorance and lack of fear of God. Due to ignorance man does not know about his harmful activities to environment. One does not know what harmful effects are caused by environmental pollution and could be the causes of this pollution and what should be the remedy of this. Man puts his personal interests in the fore front for his selfishness even though he knows that his deeds are harmful to other living species on this planet. If fear of God dwells in human heart, man will not harm others for personal interests. This article is aimed to highlight the teachings and instructions of Islam about protection of environment. As the Muslim communities consist on a big portion of the world population, so if they adopt these principles, positive changes can be brought in global environment.

Keywords: Environment; Islam; Pollution; Nature.

تعارف

اسلام دین فطرت ہے، جس نے انسانیت کو فطری ضروریات اور مقاصد میں بنیادی اصول کی راہنمائی کی ہے، انہی ضروریات زندگی میں سے ماحول بھی ہے، جس پر حیاتیاتی تنوع کی بقا کا انحصار ہے۔ فطری اور قدرتی وسائل میں بے جا دخلت ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ جس کی بنیادی وجوہات جہالت اور خوف خدا کا فقدان ہے۔ جہالت کی وجہ سے ماحول کے لئے نقصان دہ امور کی پہچان نہیں ہوتی، یہ معلوم نہیں کہ ماحول کی خرابی سے کونسے نقصانات مرتب ہوتے ہیں، اس کی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں اور اصلاح کیسے ہوگی۔ خود غرضی اور دل میں خوف خدا نہ ہونے کی وجہ سے فرد اپنے مفادات کو معاشرتی مفادات سے مقدم رکھتا ہے۔ حالت یہ ہوتی ہے کہ یہ جانتے ہوئے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اس سے حیاتیاتی تنوع اور ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے لیکن پھر بھی ذاتی مفادات کے حصول کی وجہ سے وہ ان کاموں میں مگن رہتا ہے۔ اگر دل میں خوف خدا ہو تا تو قطعاً ذاتی اغراض کے خاطر دوسروں کے نقصان کا باعث نہ بنتا۔

ماحول

ماحول لغت میں حالت اور ہیئت کے معنی سے استعمال ہوتا جسے عربی میں بیئۃ کہا جاتا ہے۔¹ ماحول کی ایک معنی

یوں کی گئی: جو فرد اور جماعت کے ارگرد اور اس پر اثر انداز ہو جیسے کہتے ہیں قدرتی ماحول، اجتماعی ماحول اور سیاسی ماحول۔² اصطلاح میں ماحول تعبیر ہے اس سب سے جو اورو گرد ہے۔³ ڈاکٹر سعید اللہ قاضی لکھتے ہیں: "ماحولیاتی آلودگی کا

* اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی، پشاور

** اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج، پشاور

تعلق صرف ہوا، پانی، زمین اور مٹی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، تعلیمی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی امور بھی داخل ہیں۔⁴ الغرض جن اشیاء سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اور ہماری زندگی اور بقاء کے لئے ضروری ہیں، جیسے رہائش، کھانے، پینے، سانس لینے، علاج معالجہ اور کاروبار کے متعلقات، اسی طرح وہ اشیاء جن پر آپس میں رابطہ اور تعلقات کا انحصار ہو ان تمام کی مجموعی حیثیت کو ماحول کہا جاتا ہے، لیکن یہاں ہم طبعی ماحول سے بحث کریں گے۔

ماحول میں توازن ہو تو انسانی زندگی صحت مند اور پرسکون رہے گی اور اگر ماحول میں بگاڑ ہو تو پھر زندگی کو خطرات کا سامنا ہو گا۔ زندگی کے تمام دیگر شعبہ جات کی طرف اسلام ہمیں ماحولیات سے متعلق بھی سنہرے اصول فراہم کرتا ہے جن پر گامزن ہو کر مسلمان دین و دنیا دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

قدرتی طور پر کائنات کی ہر چیز میں توازن ہے

بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ نے ماحول کو متوازن بنایا ہے جس میں خالق کی اعلیٰ کاریگری عیاں ہے⁵۔ اسلام کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرتی ماحول کو ایک خاص انداز پر پیدا کیا ہے، جب تک اس میں انسان کی طرف سے فساد اور خرابی کی مداخلت نہ ہو، تو یہ اسی طرح متوازن رہے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کا ہر عنصر مخصوص اوصاف اور موزونیت کے ساتھ پیدا کیا ہے، جو کہ ماحول کے توازن کا ذمہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ترجمہ: ﴿اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں بھاری بھاری پہاڑ ڈالیئے اور اس میں ہر قسم کی چیز ایک معین مقدار سے اگائی﴾⁶

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین سے ہر چیز توازن کے ساتھ پیدا کی ہے، نباتات اتنی پیدا کی ہیں، جس سے ایک طرف حیاتیاتی انواع کی غذا اور ضروریات کی تکمیل ہوتی رہتی ہے تو دوسری طرف نباتات کی انواع و اقسام اتنی مقدار سے پیدا کیں ہیں، جس سے ماحول کا توازن برقرار رہتا۔ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ ماحولیاتی توازن کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ارد گرد جتنے طبعی عناصر ہیں، ان کو اسی طبعی حالت پر چھوڑا جائے، اور اسے ہر قسم کی جوہری اور غیر طبعی تلویث سے بچایا جائے۔ لیکن اگر انسان نے ان قدرتی عناصر کا بے دریغ استعمال جای رکھا، تو پھر ان کا توازن برقرار نہیں رہے گا اور نتیجہ یہ ہو گا کہ معمول کے مطابق یہ حیاتیاتی تنوع کی ضروریات پوری طرح ادا نہ کر سکے گے۔

ماحولیاتی آلودگی کے اسباب اور محرکات

کائنات میں انسان سمیت بہت سارے جاندار زندگی گزار رہے ہیں جن کے کھانے پینے اور زندگی کا انحصار ارد گرد کے ماحول پر ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ماحول کے بگاڑ کا سبب انسان کو ظہر ایسا ہے اور فرمایا ہے کہ اس دنیا کے ماحول کے بگاڑ کے نتیجے میں انسان جو نتائج بھگت رہا ہے یہ اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔⁷

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو امتیازی صلاحیتیں دیں ہیں ان میں سے سوچنا، بولنا اور منصوبہ بندی شامل ہیں جن کی بدولت انسان اپنے سے بہت زیادہ طاقتور جانور کو بھی تابع بنا کر اپنے فائدہ کے لئے استعمال میں لاتا ہے۔ مگر اس نے ان امتیازی صلاحیتوں کو وقتی سہولت اور فائدہ کے لئے استعمال کیا۔ نتیجتاً ان قدرتی عناصر کی قوت برداشت ختم ہونا شروع ہو گئی۔ خصوصاً جب سے انسان نے معدنیات کو نلہ، تیل اور گیس تک رسائی حاصل کی اور ترقی کے دوڑ میں شامل ہوا۔ بھاپ سے چلنے

والے انجن، بڑے بڑے کارخانے اور مشینیں ایجاد کیں، صنعتی اور تجارتی دوڑ شروع ہوئی...

ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے بارے میں اسلامی تعلیمات

اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسلام نے دین کو اجتماعی زندگی میں شامل کرنے کی ترغیب دی ہے، جس پر عمل کرنے سے ایک مسلمان کے دل میں اجتماعی مفادات کی حفاظت کا شعور پیدا ہوتا ہے اور پھر یہی شخص اجتماعی امور کی حفاظت اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے﴾⁸۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث کی رو سے "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"⁹۔

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ جس طرح اپنے لئے فائدہ چاہتا ہے، اسی طرح دوسروں کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ رکھے اور جس طرح خود چاہتا ہے کہ اسے کسی سے کوئی تکلیف نہ پہنچے، اسی طرح خود بھی کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ معاشرہ میں اگر ہر فرد ایسا ہو جائے تو پھر اس کے نتیجے میں ایک صالح معاشرہ وجود میں آئے گا۔

طبعی ماحول کی حفاظت کے لئے ضروری امور

ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کے لئے قدرتی ماحول کی صحیح طریقے سے حفاظت ضروری ہے۔ جس کی تفصیل حسب

ذیل ہے:

آ- زرعی رقبہ پر رہائشی آبادیوں کا پھیلنا

زرعی رقبہ رہائشی علاقوں میں تبدیلی، کشادہ سڑکیں، ہوائی اڈے اور کارخانے وغیرہ سے زرعی صلاحیت والی زمین زراعت سے نکل کر تعمیرات بن جاتی ہے اور یوں درختوں فصلوں کی کمی کا باعث بن کر ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔

ب- زرعی زمین میں کیمیاوی اور معدنیاتی فضلات کا شامل ہونا

سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کے بعد سے کیمیاوی ادویات ایجاد ہوئیں جس سے زیادہ پیداوار کا حصول تو ممکن بنا، لیکن کیمیاوی ادویات کے استعمال کی وجہ سے زمین میں مضر اثرات بھی پیدا ہوئے۔ چنانچہ یہ معلومات سامنے آچکی ہیں کہ بعض نباتات آلودہ زمین سے کیمیاوی اجزاء کے ذریعے، اپنے اندر زہریلی اثرات رکھتی ہیں۔ اور جب انسان یا حیوان اس کو استعمال کرتا ہے تو وہ زہریلی مواد ان کے بدن پر اثر دکھانا شروع کر دیتے ہیں۔

ج- سطح زمین سے مٹی کا بہاؤ

مٹی کے اوپر والی وہ تہہ جس میں نباتات کے گلنے سڑنے سے قوت زرخیزی پیدا ہوتی ہے نیز وہ اپنے اندر پودوں کی خوراک کی اجزاء رکھتی ہے، اسے قدرت نے لاکھوں کروڑوں سال کے ٹوٹ پھوٹ اور رگڑ کے عمل سے بنایا ہے۔ جب اس زرخیز زمین سے درخت اور نباتات کاٹ دیئے جاتے ہیں تو وہاں سے ہوا، پانی اور برف کے ذریعے سے مٹی اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے اور نتیجتاً نباتات نہ ہونے کی وجہ سے زمین میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت بھی کم رہ جاتی ہے جو زرعی پیداوار میں کمی کا باعث

بن کر زمینی ماحول کے بگاڑ کا سبب بنتی ہے۔¹⁰

د- کارخانے اور صنعتیں

جدید ٹیکنالوجی کے سبب نئے نئے کارخانے اور صنعتی ادارے قائم ہو رہے ہیں۔ ان صنعتی اداروں میں استعمال ہونے والے ایندھن کی وجہ سے ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے اور یوں ان فاضل مادوں کے اخراج کی وجہ سے طبعی ماحول متاثر ہو رہا ہے۔¹¹

ماحولیاتی آلودگی کے ان مذکورہ اسباب میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان ہی نے ماحولیاتی اثاثے کی بربادی کے اسباب پیدا کئے ہیں، چاہے وہ حیاتیاتی انواع کو اپنے تابع بنانے کی صورت میں ہو، یا قابل کاشت زمین کی رہائشی اور صنعتی آبادیوں میں تبدیلی ہو، یا کوئی دیگر طبعی توازن میں خلل، ان سب کا ذمہ دار انسان ہے۔

متوازن ماحول کے لئے اسلام کی تعلیمات

اسلام نے جو تعلیمات دیں ہیں ان میں ماحول کے تحفظ اور نگہداشت کی تاکید کی گئی ہے اور انسان کو پابند بنایا گیا ہے کہ ایسا ماحول پروان چڑھائے، جس کے ذریعے تمام حیاتیاتی انواع کی زندگی کے لئے ماحولیاتی خطرات کا سدباب ہو، اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل اصول اپنانے ہوں گے:

زمین کی آبادکاری

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے ہمیں زندگی گزارنے کے لئے راہنما اصول بیان کیئے، انہی میں سے زمین کی آبادکاری اور زراعت ہے جس کے بارے میں کہیں واضح طور پر اور کہیں اشارۃً ترغیب آئی ہے۔¹²

زمین کی آبادکاری باعث اجر اور شجرکاری صدقہ جاریہ

زمین کی آبادکاری کی تاکید کرتے ہوئے حدیث میں ہے: "اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کی چھوٹی بچ ہو تو اسے گھاڑ دے"۔¹³ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی مسلمان باغ لگاتا ہے یا فصل بوتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا درندہ کھاتا ہے تو یہ سب اس کے لئے صدقہ ہے۔¹⁴

آپ ﷺ نے درخت گاڑنا، نہریں بنانا کنوئیں کھودنا ان نفع بخش اعمال میں سے شمار کیا جو انسان کے لئے صدقہ جاریہ بن کر ہمیشہ فائدہ پہنچائے گا۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ترجمہ: ﴿سات اعمال ہیں جس کا ثواب بندہ کے لئے موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے جس نے علم کسی کو سکھایا، نہر بنوائی یا کنواں کھودوایا، درخت گاڑا یا مسجد بنائی یا کوئی لکھی ہوئی کتاب چھوڑی یا ایسی اولاد پیچھے چھوڑ دی جو اس کے لئے اس کے مرنے کے بعد استغفار کرتی رہی﴾۔¹⁵ یہ تمام امور خصوصاً درخت لگانا نہریں بنانا ماحول کے خوشگوار کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

پہلی حدیث میں درخت لگانے کی تاکید کی گئی ہے، جو ماحول کی بہتری میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اور دوسری حدیث میں درخت لگانے کو صدقہ جاریہ ٹھہرایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان اگر ثواب اور صدقہ جاریہ کی نیت سے صرف ایک درخت لگائے تو ماحول کی بہتری کی امید کی جاسکتی ہے۔

ماحول جنگلات

جنگلات کے سبب ماحول خوشگوار رہتا ہے، بارشیں برابر ہوتی رہتی ہیں آبادی اور دیگر انسانی ضروریات کے لئے لکڑی اور گوشت بھی فراہم ہوتا رہتا ہے۔ ماہرین ماحولیات کے مطابق زمین پر مناسب انداز میں زندگی برقرار رہنے کے لئے اس کا ایک چوتھائی حصہ پر جنگلات پر مشتمل ہونا ضروری ہے، خصوصاً زراعت پر انحصار کرنے والے ممالک میں جنگلات کا رقبہ کم ہونے سے ان کی معیشت پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات اور جنگلات کی اہمیت

آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں جنت میں بسایا۔ یہاں آپ علیہ السلام کے قیام کی دیگر بہت ساری حکمتوں میں ایک یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے سرسبز اور شاداب ماحول کی عادت ڈالیں اور تعلیم دی تاکہ نسل آدم یعنی انسان بعد ازاں دنیا میں جنگلات کی اہمیت سمجھ کر اس کی حفاظت کر سکے۔

اسلام نے اپنی تعلیمات کے ذریعے درخت اور سبزہ زار لگانے کی ترغیب دی ہے۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ بطور انعام بارش اور اس کے ذریعہ سے زمین کی شادابی، میوؤں کی فراوانی کا ذکر موجود ہے۔ جبکہ احادیث میں صراحتاً درخت اور باغ لگانے کی ترغیبات آئی ہیں۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس سے جو کوئی کھائے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے، اور جو کوئی اس سے چوری کرے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے، اور جو پرندے کھا لیتے ہیں وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو کوئی اس سے جتنا بھی کم کرے گا تو وہ اس کے لئے صدقہ ہو گا۔¹⁶

جابرؓ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جب کوئی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کسی کھیت میں بیج بوتا ہے پھر اس سے کوئی درندہ کھائے یا پرندہ یا ان کے علاوہ کوئی دوسری چیز کھائے تو ان سب کے بدلے اس شخص کے لئے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بدلہ ہے۔¹⁷

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت اور کھیتی لگانا صدقہ اور باعث اجر و ثواب ہے اور یہ کہ مسلمان اگر درخت لگاتا ہے تو اس کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔

پانی

پانی کرہ ارض پر زندگی برقرار رکھنے کے لئے بنیادی ضرورت کا حامل ایک قدرتی کیمیائی عنصر ہے جو پینے، کھانے، پکانے، صفائی اور دیگر گھریلو کاموں کے علاوہ مختلف صنعتوں اور تعمیرات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ماہرین کے اندازوں کے مطابق شہری علاقوں میں ہر شخص کو روزانہ تقریباً ۱۳۰ اور دیہی علاقوں میں ۶۸ء۹۱ لیٹر صاف پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔¹⁸ تمام جانداروں (حیوانات اور نباتات) کا وجود اور بقا پانی کے وجود پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے۔"¹⁹

پانی کی حفاظت اور اسلامی تعلیمات

اسلام نے پانی ضائع نہ کرنے اور آلودگی سے بچانے کی تاکید کر کے ان اعمال سے دور رہنے کی تاکید کی ہے جو کہ پانی کے آلودگی یا ضیاع کا سبب ہوں، جیسا کہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک جگہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔²⁰

رسول اللہ ﷺ نے پانی ضائع ہونے سے منع فرمایا ہے چاہے اس کا استعمال وضوء کے لئے کیوں نہ ہو۔ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضوء کا طریقہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ (اعضاء دھونا) سکھایا اور پھر فرمایا: یہ وضوء کا طریقہ ہے جو اس سے زیادہ کرے، تو اس نے اچھا نہیں کیا، اس نے حد سے تجاوز کر کے ظلم کیا۔²¹ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔²² ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں جنابت کا غسل نہ کرے۔²³

ان احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ پانی اللہ تعالیٰ کی نعمت اور زندگی کے بقا کا قیمتی عنصر ہے، اسے ضائع یا آلودہ کرنا اسلامی تعلیمات کی مخالفت اور مجرمانہ عمل ہے۔ اور اگر ایسا عمل کسی کے لئے نقصان کا ذریعہ ہو تو قابل سزا جرم ہے۔

ہوا

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ضروریات زندگی میں سے ہوا اتنی اہم اور بقاء حیات کا اس پر اتنا انحصار ہے کہ اس کے بغیر کوئی جاندار چند لمحوں بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس ضرورت کے پیش نظر قدرت نے کرہ زمین پر ہوا کی مقدار اتنی پیدا کی ہے کہ ہر جاندار بلا روک ٹوک نہایت آسانی سے ہر آن اسے کام میں لاتا رہتا ہے۔ غرض معتدل اور تازہ ہوا اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک ہے جو زندگی کے عناصر ضروریہ میں سے بھی ہے۔ تمام جاندار سانس لینے کے لئے ہوا کے محتاج ہیں۔ لیکن زندگی کے بقاء کے لئے اس ہوا کا صاف رہنا ضروری ہے، ہوا جتنی زہریلی کیمیائی اجزاء، گندگی اور بدبودار مواد سے آلودہ ہوگی اتنی زندگی کے لئے خطرناک ہوگی۔ اس وجہ سے ماہرین ماحولیات نے اس جانب بھی توجہ دی ہے جبکہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے ہوا کو آلودگی سے بچانے کے لئے احکامات دئے ہیں۔²⁴

اسلامی تعلیمات اور ہوا

رسول اللہ ﷺ نے مکان کی صفائی کی ترغیب دی ہے تاکہ مکان صاف رہے اور گلی کوچوں میں گندگی اور بدبو نہ پھیلے جیسا کہ سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پاک ذات ہے اور پاک پسند کرتا ہے... پس تم اپنے گھروں کو صاف رکھا کرو اور یہود کی مشابہت سے بچو جس طرح وہ اپنے گھروں میں کوڑا جمع کر کے رکھتے ہیں۔²⁵ مسلمانوں سے اسلام کا مطالبہ ہے کہ ہر اس کام سے بچیں جو بدبو کا سبب بنے۔ یہود چونکہ اس زمانہ میں کوڑا کرکٹ اپنے مکانوں کے سامنے پھیلتے تھے اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ مشابہت کرنے سے صحت عامہ کے فائدہ کے لئے منع فرمایا۔

فقہاء نے ہوا آلودہ ہونے والے اعمال کے دو قسم بتائیں ہیں:

اول- وہ آلودگی جس سے شدید نقصان اور ضرر لاحق ہونے کا خطرہ ہو تو اسے ہر صورت بند کرنا چاہے، اس قسم کی مثال فقہاء

نے حماموں اور ہوٹلوں کے دھویں سے دی ہیں۔ جب کہ موجودہ دور کے کارخانے، ہوٹلوں اور حماموں سے زیادہ آلودگی پھیلاتے ہیں۔ لہذا جو کارخانے ہو ایں مضر گیس چھوڑنے کا ذریعہ ہوں اور اس کے روک تھام کا کوئی بندوبست نہ ہو یا ممکن نہ ہو تو اس پر پابندی لگانی چاہیے۔

دوم - وہ آلودگی جس سے پیدا ہونے والا ضرر کم ہو اور زندگی پر اثر انداز نہ ہوتی ہو اس کی مثال فقہاء نے گھروں کے اندر روٹی پکانے کے تنور اور مطبخ سے دی ہے۔²⁶

رسول اللہ ﷺ نے بدبو پھیلانے سے منع کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: "جس کسی نے لہسن یا پیاز کھایا تو وہ ہماری مسجد میں آنے سے گریز کرے"۔²⁷ جب لہسن کی بدبو کی وجہ سے مسجد سے دور رہنے کا حکم ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے تو شہری علاقہ میں بدبو پھیلانا بھی ممنوع ہے جس سے شہری آبادی کو تکلیف ہوتی ہے۔

فقہاء کرام نے ماحول صاف رکھنے کی امثلہ فقہ کی کتابوں میں ذکر کیں ہیں جیسا کہ مطرف (م ۲۲۰ھ)، ابن الماجشون (م ۲۱۳ھ)²⁸ اور اصبیح (م ۲۵۵ھ)²⁹ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی کے گھر میں چڑھ رنگنے کا کارخانہ ہے جس کی بدبو سے آس پاس کے ہمسایہ تکلیف میں ہیں تو انہوں نے اس کارخانہ کے بند کرنے کا حکم دیا۔³⁰

خلاصہ بحث

ماحولیاتی آلودگی کے بنیادی طور پر دو اسباب ہیں: جہالت اور مذہبی بیزاری۔ جہالت کی وجہ سے لوگوں کو ماحول کو درست حالت پر رکھنے اور اسے بہتر بنانے والے اعمال کا علم نہیں ہوتا۔ اور مذہبی بے زاری کی وجہ سے بے خوف و خطر اپنے مفاد کی خاطر ایسے کام کئے جاتے ہیں، جس سے قدرتی ماحول متاثر ہو رہا ہے۔ حدیث میں تو مسلمان کی پہچان یہ بیان کی گئی ہے کہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی تکلیف سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اسی طرح اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ درخت، کھیت اور فصل لگا نا زمین کی آباد کاری اور باعث اجر و ثواب ہے۔ اسلامی تعلیمات انسانوں اور حیوانات کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتی ہیں اور ہر اس کام سے روکتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بے جاضر کا باعث ہو۔

حواشی و حوالہ جات

¹ المعجم الوجیز. مجمع اللغة العربیة. ط: ۱۹۸۰ء، قاہرہ، مصر، ص ۶۶، حرف "باء"

² ایضاً

³ مراد، برکات محمد. الاسلام والبیئہ. ط: ۲۰۰۳ء، دار القاہرہ، مصر، ص ۱۴

⁴ Qazi, Saeedullah. Environment and Islam. Dawah Academy, International Islamic, University, Islamabad p. 1.

⁵ القرآن الکریم، سورۃ النمل ۲۷: ۸۸ ترجمہ از شفیع محمد، معارف القرآن، ط ۳، ادارۃ المعارف کراچی

⁶ القرآن الکریم، سورۃ الحجر ۱۵: ۱۹

⁷ القرآن الکریم، سورۃ الروم ۳۱: ۳۰؛ سورۃ الشوری ۳۰:

⁸ بخاری، محمد بن اسماعیل. الجامع الصحیح. کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لآخریہ ما یحب لنفسہ؛ مسلم بن حجاج بن مسلم، الجامع

- ۱ صحیح کتاب الایمان، باب من خصال الایمان أن يحب الآخيه لمحب نفسه
- ۹ بخاری، الصحیح، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده
- ۱۰ زبیر الکریمی، العلم ومشكلات الانسان المعاصر. ط: ۱۹۷۹ء، عالم المعرفة العدد، کویت، ص ۲۱۱، ۲۱۲؛ ماحول کی آگاہی کے لئے اساتذہ کے پانچ نمٹ. ط: پاکستان انوائرنمنٹ پروٹیکشن فاؤنڈیشن، ابدھر روڈ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور، ص ۸
- ۱۱ الاسلام والدیہ، ص ۴۴؛ چودھری، نصیر. گرین ہاؤس ایفیکٹ. ط: انوائرنمنٹ ایجوکیشن پروجیکٹ پاکستان فیملی ویلفیئر کونسل، لاہور، ص ۱۴
- ۱۲ عیسیٰ، دکتور ابراہیم. فلاحۃ الارض وانتاج الحاصل. ط: ۱۳۹۸ھ، مجلۃ الوبوع الاسلامی، العدد ۱۵۸
- ۱۳ الہیثمی، علی بن ابی بکر. مجمع الزوائد و منبع الفوائد. ط: ۱۴۱۲ء، دار الفکر بیروت، کتاب البیوع، باب الحث علی طلب الرزق، ۴/۶۳
- ۱۴ بخاری، الصحیح، کتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس اذا اُكل منه؛ صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب فضل الغرس والزرع
- ۱۵ البیہقی، ابو بکر بن الحسین. شعب الایمان. ط: ۱۴۱۰ء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳/۲۴۸
- ۱۶ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب المساقات والمزارعة، باب فضل الغرض والزرع۔
- ۱۷ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب المساقات، فضل الغرس والزرع، مسند احمد، من مسند القبائل، حدیث ام مبشر امر آة زید بن حارثہ۔
- ۱۸ نصر اے چوہدری، پانی اور ماحول، ص ۲۔
- ۱۹ سورة الانبیاء: ۲۱: ۳۰
- ۲۰ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم، ترمذی، سنن، ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ، باب ماجاء فی کراهیۃ البول فی الماء الراکد۔
- ۲۱ ابن ماجہ، السنن، کتاب الطہارۃ وسننھا، باب ماجاء فی القصر فی الوضوء وکراهیۃ التعدی فیہ۔
- ۲۲ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن البول۔
- ۲۳ امام نسائی، سنن، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن اغتسال الجنب فی الماء الدائم۔
- ۲۴ أحمد باقادر، حمایۃ البدیۃ فی الاسلام، ص ۸
- ۲۵ ابویعلیٰ احمد بن علی، المسند، دار المؤمن للتراث دمشق، ط: اول ۱۹۸۴ ج ۲ ص ۱۲۱
- ۲۶ محمد عبد القادر الفقیہی، حمایۃ البدیۃ من التلوث، القاہرہ، ط: اول ۱۹۹۰ء، ص ۲۲، ۲۳
- ۲۷ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاذان، باب ماجاء فی الثوم النی والبصل والکراث، صحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب نہی من اکل ثوماً أو بصلاً او کراثاً أو نحوھا مما لمہ رأتحت۔
- ۲۸ ابن الماجشون نام عبد الملک بن عبد العزیز التیمی بنیادی طور پر فارسی ہے فقہ مالکی کا مشہور فقیہ ہے اکثر کتب میں آپ کا حوالہ دیا جاتا ہے آخری عمر میں بینائی چلی گئی تھی۔ [الموسوعۃ الفقیہیہ لکویتینہ، ط: ۱۴۰۴-۱۴۰۷ء، وزارة الاوقاف والاشئون الاسلامیہ - لکویت، ۱/۳۳۳]
- ۲۹ اصغ بن زید بن علی صغار تابعین سے صحبت رہی ہے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اس سے روایات کی ہے۔ [رواۃ التہذیبین، ص ۵۳۵]
- ۳۰ محمد عبد القادر الفقیہی، حمایۃ البدیۃ من التلوث، ص ۲۵